سوال

(123) خواتین کی شرمگاہ سے خارج ہونے والی رطوبت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خواتین کی شرمگاہ سے خارج ہونے والی رطوبت کا کیا حکم ہے، کیا یہ نجس ہوتی ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور کپڑے نجس ہو جاتے ہیں؟ اور اس حالت میں ان کی ان عبادات کا کیا حکم ہے جو کئی کئی دن یا لمبے وقت تک جاری رہتی ہیں مثلاً حج و عمرہ، طواف اور مسجد کے اندر بیٹھنا وغیرہ؟ اور اس رطوبت کا کیا حکم ہے جو صنفی حرکات (بوس وکنار) کے باعث خارج ہو جاتی ہے جبکہ عملاً مباشرت نہیں ہوتی ہے۔ کیا اس سے غسل واجب ہوتا ہے جیسے کہ غسل جنابت سے یا کچھ اور۔۔۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(حیض، نفاس اور مادہ منویہ کے علاوہ) عورت کے قبل سے خارج ہونے والی رطوبت بھی نجس ہوتی ہیں، ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بدن کے جس حصے یا کپڑے کو لگیں تو وہ نجس ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں عورت پر لازم ہے کہ استنجا کرے، وضو کرے، جسم کا وہ حصہ دھوئے جسے یہ لگی ہو اور کپڑا بھی دھوئے۔ اور ایک اصول قاعدہ مسلمان کے لیے یہ ہے کہ اس کے سبیلین (قبل و دبر) سے اگر کچھ ہوا خارج ہو اور وہ نماز پڑھنا چاہے تو اس پر وضو واجب ہوتا ہے۔

اور جس عورت کو مسلسل یہ عارضہ ہو تو سے چاہئے کہ استنجا کرے، جسم کو صاف کر کے لنگوٹ اس طرح باندھے کہ باہر کچھ نہ نکلنے لگے، اور ہر نماز کے لیے نیا وضو کیا کرے اور ایسے ہی طواف کے لیے بھی۔ اور اس کے لیے مسجد میں بیٹھنا بھی جائز ہے۔ کیونکہ یہ رطوبات حیض نہیں ہیں۔ مسجد میں بیٹھنے سے مانع صرف حیض و نفاس ہے یا جنابت اور زوجین کی ملاعبت کے دوران جو خارج ہو۔ اگر وہ منی نہ ہو (جو لذت سے اوچھل کر نکلتی ہے) تو اس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 166